۱-. ناتھ پیریڈ کے بارے میں تحریر کریں۔

۱-. **ناتھ پیریڈ کا مفہوم:** ناتھ پیریڈ سکھ مذہب میں ایک روحانی نظام ہے جس میں ناتھ (روحانی پیشوا) کو مرشد یا استاد کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲-**روحانی رہنمائی:** ناتھ پیریڈ میں مرشد پیروکاروں کو مذہبی اور روحانی تعلیمات دیتے ہیں اور ان کی رہنمائی کرتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے قریب پہنچ سکیں۔

۳.-**مرشد اور مرید کا تعلق:** ناتھ پیریڈ میں مرشد اور مرید کے درمیان ایک خاص روحانی تعلق ہوتا ہے جس میں مرشد اپنے مرید کو خود شناسی اور اللہ کی حقیقت کی سمجھ دیتا ہے۔

۴.- **سکھوں میں اہمیت:** سکھ مذہب میں ناتھ پیریڈ کی بہت اہمیت ہے کیونکہ یہ سکھوں کی روحانیت اور عبادات کے گہرے مفاہیم کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

۵.-**روحانی ترقی:** ناتھ پیریڈ میں مرشد کی تعلیمات کے ذریعے مرید اپنی روحانی ترقی کی کوشش کرتا ہے، جس کا مقصد برائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا اور اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنا ہوتا ہے۔

۶.-**انفرادی عبادت اور خدمت:** ناتھ پیریڈ میں انفرادی عبادت، غور و فکر، اور خدمت کو اہمیت دی جاتی ہے تاکہ انسان اللہ کے قریب جا سکے۔

۷.-**سکھوں کی روحانیت کا حصہ**؛ ناتھ پیریڈ سکھوں کی روحانیت کی ایک اہم روایت ہے جو ان کی زندگی میں رہنمائی کا کام کرتی ہے۔

۲-پہلی پوڑی کا ترجمہ اور تشریح

پہلی پوڑی

سکھوں کی مقدس کتاب ** گرو گرنتھ صاحب ** میں پہلی پوڑی ہے جو کہ "جاپ جی صاحب" کے ابتدائی حصے میں شامل ہے۔ یہ ایک اہم اور بنیادی دعا ہے جس میں اللہ کی صفات اور اس کی قدرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں ہم اس پوڑی کا ترجمہ اور تشریح پیش کرتے ہیں:

ترجمہ:

"ایک اوڑاک، ایک خدا ہے، جو سب کا مالک ہے۔

وہ بے نیاز ہے، اور سب کا رازق ہے۔

وہ سچ ہے، وہ ہمیشہ سچ ہے، وہ موجود ہے، اور وہ ہی ہو گا۔

وہی خالق ہے، اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اس کا کوئی نہیں، اس کی کوئی شکل نہیں ہے۔

وہ سب پر حاکم ہے، اس کی قدرت میں کوئی کمی نہیں ہے۔

وہ دکھائی نہیں دیتا، مگر سب جگہ موجود ہے۔"

تشریح:

۱-ایک اوڑاک، ایک خدا ہے"

یہ جملہ سکھ مذہب کے بنیادی عقیدے کو بیان کرتا ہے کہ اللہ واحد ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ سکھ مذہب میں خدا کی واحدیت (توحید) پر زور دیا جاتا ہے۔

۲-وہ بے نیاز ہے، اور سب کا رازق ہے"

اللہ کی بے نیازی کا مطلب ہے کہ وہ کسی سے محتاج نہیں ہے۔ وہ خود مختار اور ہر چیز کا خالق ہے۔ اسی طرح، وہ تمام مخلوقات کا رزق دینے والا ہے۔

۳-"وہ سچ ہے، وہ ہمیشہ سچ ہے"

اللہ کی سچائی کا مطلب ہے کہ اللہ ہر لحاظ سے سچا ہے، اور اس کی حقیقت کبھی نہیں بدلتی۔ اس کی حقیقت ہمیشہ اور ہمیشہ کے لئے سچائی پر مبنی ہے۔

۴-"وہ موجود ہے، اور وہ ہی ہو گا"

اللہ کی موجودگی اور اس کی ابدیت کی بات کی جا رہی ہے۔ اللہ نہ صرف اس وقت موجود ہے، بلکہ ہمیشہ موجود رہے گا اور اس کی کوئی انتہا نہیں۔

۵-وہی خالق ہے، اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا"

اللہ ہی خالق ہے، اور کوئی بھی اس کی تخلیق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

٦-اس کا کوئی نہیں، اس کی کوئی شکل نہیں ہے"

اللہ کی بے شکل اور بے صورت نوعیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ کی کوئی مادی شکل نہیں ہے، وہ غیر مادی اور بے شبیہہ ہے۔

۷. -وہ سب پر حاکم ہے، اس کی قدرت میں کوئی کمی نہیں ہے"

اللہ کی حکمرانی اور قدرت کی مکمل تسلیم کی جاتی ہے۔ وہ ہر چیز پر حکمرانی کرتا ہے، اور اس کی قدرت میں کوئی کمی یا محدودیت نہیں ہے۔

۸. -"وہ دکھائی نہیں دیتا، مگر سب جگہ موجود ہے"

اللہ کو ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے، مگر وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر چیز میں اس کی موجودگی محسوس کی جا سکتی ہے۔

خلاصہ:

پہلی پوڑی سکھوں کے عقیدے کی بنیاد کو بیان کرتی ہے جس میں اللہ کی واحدیت، اس کی بے نیازی، سچائی، قدرت، اور حکمرانی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ کی صفات کی مکمل تفصیل پیش کی گئی ہے، اور اس کے وجود کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے، لیکن انسان کی آنکھوں سے غائب ہے۔

۳. بابا فرید جی کا آفاقی پیغام کیا ہے؟

بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ علیہ کا تعارف:

بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ علیہ ایک عظیم صوفی بزرگ اور سلسلہ چشتیہ کے ممتاز رہنما تھے۔ ان کا اصل نام فرید الدین مسعود تھا اور وہ ۱۱ ویں صدی کے آخر یا ۱۲ ویں صدی کے آغاز میں ملتان (موجودہ پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیمات میں اللہ کی محبت، انسانیت کی خدمت، عاجزی، اور روحانیت کا اہم مقام تھا۔ انہوں نے اپنی شاعری اور عمل سے لوگوں کو اللہ کے قریب لانے کی کوشش کی۔ بابا فرید کی تعلیمات آج بھی دنیا بھر میں لوگوں کی رہنمائی کرتی ہیں۔ ان کی وفات ۱۲۶۶ عیسوی میں ہوئی

بابا فرید گنج شکر کا آفاقی پیغام انسانیت، محبت، اور خدا کے ساتھ تعلق پر مرکوز تھا۔ ان کا پیغام بہت سادہ اور فطری تھا، جو ہر دور اور ہر قوم کے لیے ہے۔ ان کے اہم پیغامات میں شامل ہیں:

بابا فرید جی کا آفاقی پیغام؛

۱. ** اللہ کی محبت اور تعلق **:

بابا فرید نے اپنی تعلیمات میں اللہ کے ساتھ محبت اور تعلق پر زور دیا۔ ان کا پیغام تھا کہ انسان کا اصل مقصد اللہ کی رضا اور محبت کا حصول ہے۔ اللہ کی طرف مخلصی اور سچے دل سے رجوع کرنا انسان کی فلاح اور کامیابی کا راستہ ہے۔

۲. ** انسانیت کی خدمت **:

بابا فرید نے انسانیت کی خدمت کو اہمیت دی۔ ان کا ماننا تھا کہ حقیقی عبادت صرف اللہ کی عبادت ہی نہیں بلکہ دوسروں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ انسانوں کے درمیان محبت، ہمدردی، اور بھائی چارہ پیدا کرنا اللہ کے قریب جانے کا راستہ ہے۔

۳. ** توبہ اور اصلاح **:

بابا فرید کی تعلیمات میں توبہ اور اصلاح کا بہت اہم مقام ہے۔ انہوں نے لوگوں کو اپنی زندگیوں کی اصلاح کرنے اور اپنی غلطیوں پر پشیمان ہو کر اللہ سے معافی مانگنے کی ترغیب دی۔ ان کا کہنا تھا کہ انسان کے اندر تبدیلی لانے کا عمل مسلسل جاری رہنا چاہیے۔

۴. ** عاجزی اور انکساری **:

بابا فرید نے اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ عاجزی اور انکساری کی تعلیم دی۔ وہ سمجھتے تھے کہ انسان کو غرور اور تکبر سے بچنا چاہیے، اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا چاہیے۔

۵. ** روحانیت کی حقیقت **:

ان کی تعلیمات میں روحانیت اور تصوف کی حقیقت بھی بہت اہم ہے۔ بابا فرید نے یہ بتایا کہ روحانیت کا مقصد صرف روح کی پاکیزگی ہے، جو انسان کو اللہ کے قریب لے آتی ہے۔ تصوف میں انسان کو اپنے اندر کی خامیوں کو دور کر کے اللہ کی حقیقت کا شعور حاصل ہوتا ہے۔

۶. ** دنیوی لذتوں سے بے رغبتی **:

بابا فرید نے دنیاوی لذتوں اور مادہ پرستی کو ترک کرنے پر زور دیا۔ ان کا پیغام تھا کہ انسان کا اصل مقصد دنیا کی فانی چیزوں میں خوشی تلاش کرنا نہیں، بلکہ اللہ کی رضا اور قربت حاصل کرنا ہے۔

** اختصار میں، بابا فرید کا آفاقی پیغام ہے: **

اللہ کی محبت، انسانیت کی خدمت، عاجزی، روحانیت کی حقیقت، توبہ اور اصلاح کی ضرورت۔ ان کی تعلیمات آج بھی دنیا بھر

میں لوگوں کو ہدایت دیتی ہیں اور انسانیت کے لیے ایک روشن راستہ فراہم کرتی ہیں۔

]۴۳:۷

نوٹ: مزید یہ بھی دیکھ سکتے ہیں

بابا فرید جی کا آفاقی پیغام

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سکھوں کے عظیم بزرگ اور تصوف کے مشہور صوفی بزرگ تھے جنہوں نے اپنی تعلیمات اور زندگی کے ذریعے انسانیت کے لئے ایک آفاقی پیغام چھوڑا۔ ان کا پیغام محبت، انسانیت، اور اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے پر مبنی تھا۔ ان کی تعلیمات میں چند اہم پہلو درج ذیل ہیں:

اللہ کی محبت اور معرفت:

بابا فرید جی نے ہمیشہ اللہ کی محبت اور اس کی معرفت کی بات کی۔ ان کا پیغام تھا کہ انسان کا مقصد اللہ کے قریب جانا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اللہ کی محبت ہر چیز سے بالاتر ہے، اور اس کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کے لئے انسان کو اپنے دل میں پاکیزگی اور خلوص پیدا کرنا چاہیے۔

انسانیت کی خدمت:

بابا فرید جی کا پیغام صرف روحانیت تک محدود نہیں تھا، بلکہ انہوں نے انسانیت کی خدمت کو بہت اہمیت دی۔ وہ ہمیشہ غریبوں، یتیموں، اور مسکینوں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ انسان کی روحانیت تب ہی مکمل ہو سکتی ہے جب وہ دوسرے انسانوں کی خدمت کرے۔

نفسیاتی اور روحانی پاکیزگی:

بابا فرید جی نے اپنے مریدوں کو نفسیاتی اور روحانی پاکیزگی کی طرف راغب کیا۔ ان کے مطابق انسان کی روح کو پاکیزہ بنانے کے لئے اپنی نفسیات کو بہتر بنانا ضروری ہے، اور اس کا واحد طریقہ عبادت، ذکر اللہ، اور تزکیہ نفس ہے۔

صبر اور شکر:

بابا فرید جی نے صبر اور شکر کی اہمیت پر زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ زندگی میں جو بھی مشکلات آئیں، انسان کو ان کا سامنا صبر کے ساتھ کرنا چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اللہ کی مرضی میں حکمت ہے اور ہر حال میں اس کا شکر گزار رہنا چاہیے۔

دنیا سے بے رغبتی:

بابا فرید جی نے دنیا کی عارضیت اور اس کے فریب سے آگاہ کیا۔ ان کا پیغام تھا کہ دنیا کی محبت انسان کو اللہ کی محبت سے غافل کر دیتی ہے۔ اس لئے انسان کو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنی چاہیے اور آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

توازن اور اعتدال:

بابا فرید جی نے زندگی میں توازن اور اعتدال کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ انسان کو اپنے دنیاوی اور دینی معاملات میں توازن رکھنا چاہیے تاکہ دونوں جہانوں میں کامیاب ہو سکے۔

توفیق کا اعتراف:

بابا فرید جی نے یہ بھی سکھایا کہ انسان کو اپنی کامیابیوں اور اچھائیوں کا کریڈٹ اللہ کی توفیق کو دینا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ جو کچھ بھی انسان کے پاس ہے، وہ اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے۔

۴-پنجاب بھکتی لہر کیا تھی؟ سکھ مذہب کے اس پر اثرات بیان کریں۔

پنجاب بھکتی لہر ایک روحانی تحریک تھی جو دسویں اور گیارہویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں شروع ہوئی، خاص طور پر پنجاب، ہریانہ، اور اتر پردیش کے علاقوں میں اس کی زیادہ تاثیر تھی۔ اس تحریک کا مقصد لوگوں کو مذہبی رواداری، روحانیت، اور اللہ کے ساتھ ذاتی تعلق کو سمجھانا تھا۔ بھکتی لہر نے مخصوص مذہبی رسومات اور طبقاتی فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے سادگی، محبت اور خلوص کے ذریعے اللہ کی عبادت پر زور دیا۔

پنجاب بھکتی لہر کی خصوصیات:

۱-اللہ کے ساتھ ذاتی تعلق:

بھکتی تحریک کا اہم پیغام تھا کہ انسان اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی شخص (پادری یا براہ راست تعلق) نہیں ہونا چاہیے۔ ہر فرد کو اللہ کی عبادت اور ذکر کرنے کا حق ہے۔

۲-مذہبی رواداری:

بھکتی لہر نے مختلف مذاہب کی تعلیمات میں اتحاد اور رواداری کی ضرورت پر زور دیا۔ اس میں ہندو اور مسلمان دونوں کو اللہ کے ساتھ روحانی تعلق کی اہمیت سکھائی گئی۔

۳۔ سیمبلی اور روحانی شاعری:

بھکتی شاعری کا استعمال لوگوں کو اللہ کی محبت اور عبادت کی طرف مائل کرنے کے لئے کیا گیا۔ شاعروں نے اپنی اشعار کے ذریعے اللہ کی محبت، اس کی عظمت اور انسان کی عاجزی کا پیغام دیا۔ اس میں تمام طبقات کو یکساں طور پر شامل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

۴-مساوات اور طبقاتی فرق کا خاتمہ:

بھکتی تحریک نے طبقاتی فرق کو چیلنج کیا اور کہا کہ اللہ کے سامنے سب انسان برابر ہیں۔ یہ ایک قسم کا سماجی انقلاب تھا جو لوگوں کو ذات پات، رنگ و نسل سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کو قبول کرنے کی ترغیب دیتا تھا۔

سکھ مذہب پر پنجاب بھکتی لہر کے اثرات:

سکھ مذہب کا آغاز بھی پنجاب میں ہوا، اور اس تحریک کے اثرات سکھوں کی روحانی تعلیمات پر گہرے طور پر پڑے۔

۱-اللہ کی واحدیت اور محبت:

سکھ مذہب میں اللہ کی واحدیت پر زور دیا گیا ہے، اور بھکتی لہر کی طرح سکھ بھی اللہ کے ساتھ ذاتی تعلق پر ایمان رکھتے ہیں۔ گرو نانک دیو جی نے اپنے پیغامات میں اللہ کی محبت اور اس کے ذکر کی اہمیت پر زور دیا۔ ان کے مطابق اللہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

۲-مذہبی رواداری اور اتحاد:

سکھ مذہب میں تمام مذاہب اور عقائد کے درمیان رواداری اور احترام کی تعلیم دی گئی ہے، جو کہ بھکتی لہر کا ایک اہم جزو تھا۔ گرو نانک دیو جی نے مسلمانوں، ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کی بات کی تھی۔

۳-مساوات:

سکھوں کے عقائد میں طبقاتی فرق کا خاتمہ کیا گیا ہے۔ گرو نانک دیو جی نے ہمیشہ لوگوں کو ایک ہی صف میں نماز پڑھنے کی

ترغیب دی، چاہے وہ کسی بھی طبقے، ذات یا قوم سے ہوں۔ اس طرح بھکتی لہر کے پیغام نے سکھوں کی تعلیمات میں مساوات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

۴-روحانی شاعری اور کافیاں:

بھکتی شاعری اور کافیاں سکھوں کے گرانتھ میں بھی موجود ہیں۔ گرو نانک اور دوسرے گروہوں کی تعلیمات کا بیشتر حصہ شاعری اور گانے کی شکل میں ہے، جس میں اللہ کی محبت اور انسانیت کے اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس طرح بھکتی شاعری کا سکھ مذہب پر گہرا اثر رہا۔

۵-دینی رسومات سے انکار:

جیسے بھکتی تحریک نے رسم و رواج اور مذہبی رسومات کی مخالفت کی تھی، ویسے ہی سکھ مذہب میں بھی غیر ضروری رسومات اور بدعتوں کا انکار کیا گیا۔ گرو نانک دیو جی نے کہا کہ اصل عبادت سچے دل سے اللہ کی یاد میں ہے، نہ کہ ظاہری رسومات میں۔

نتیجہ:

پنجاب بھکتی لہر نے سکھ مذہب پر گہرے اثرات مرتب کیے، خاص طور پر اللہ کی واحدیت، مذہبی رواداری، مساوات، اور سادگی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس تحریک نے سکھوں کے عقائد اور عمل میں روحانیت، محبت اور بھائی چارے کو فروغ دیا، اور سکھ مذہب کے اصولوں میں انسانیت کی خدمت اور اللہ کے ساتھ تعلق کو بنیادی حیثیت دی۔

۵. ناتھ جوگیوں کا سکھ مذہب کے آغاز میں کیا حصہ ہے؟ وضاحت کریں۔

***ناتھ جوگیوں کا سکھ مذہب کے آغاز میں حصہ:**

ناتھ جوگیوں کا سکھ مذہب کے آغاز میں ایک اہم اور مؤثر کردار تھا۔ ناتھ جوگی ایک روحانی فرقہ تھا جو ہندوستان میں صوفیانہ اور یوگا کے نظریات کو اپناتا تھا۔ یہ گروہ مخصوص طور پر یوگا کی مشقوں، روحانی ریاضت، اور مراقبے پر مرکوز تھا۔ ان کا مقصد روحانیت میں گہرائی حاصل کرنا اور اللہ (یا خدا) کے قریب جانا تھا۔

ناتھ جوگیوں کا سکھ مذہب پر اثر:

***روحانیت اور یوگا کی مشقیں:**

ناتھ جوگیوں نے یوگا کی مشقوں پر زور دیا تھا، جن میں جسمانی اور ذہنی ریاضت کی اہمیت تھی۔ سکھ مذہب نے بھی روحانیت کو مرکزی حیثیت دی اور روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے مراقبہ اور ذکر اللہ کی اہمیت پر زور دیا۔ اگرچہ سکھ مذہب نے یوگا کی جسمانی مشقوں کو نہیں اپنایا، لیکن ناتھ جوگیوں کی روحانیت اور ذاتی تعلق کی اہمیت سکھوں کے عقائد میں شامل ہو گئی۔

***مرشد اور مرید کا تعلق:**

ناتھ جوگیوں کے فرقے میں مرشد (روحانی رہنما) اور مرید (شاگرد) کا تعلق بہت اہم تھا۔ سکھ مذہب میں بھی گرو (مرشد) اور مرید کے تعلق کو اہمیت دی گئی۔ گرونانک دیو جی نے اپنی تعلیمات میں مرشد کے ذریعے اللہ کی ہدایت کو حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ گرونانک دیو جی نے اس تعلق کو اپنی تعلیمات میں مرکزی حیثیت دی اور اسے سکھوں کی روحانی ترقی کا ذریعہ قرار دیا۔

***تصوف اور خود شناسی:**

ناتھ جوگی تصوف کی اہمیت کو سمجھتے تھے اور انہیں خود شناسی (خود کی حقیقت کو سمجھنا) کی کوشش کرتے تھے۔ سکھ مذہب میں بھی خود شناسی کی تعلیم دی گئی، اور گرونانک دیو جی نے اللہ کے قریب جانے کے لیے انسان کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ناتھ جوگیوں کی طرح سکھوں نے بھی روحانیت کو ایک ذاتی تجربہ اور فطری حقیقت کے طور پر تسلیم کیا۔

***دنیوی لذتوں سے بے رغبتی:**

ناتھ جوگیوں کا عقیدہ تھا کہ دنیوی لذتوں اور خواہشات سے دور رہ کر ہی روحانی سکون اور اللہ کے قریب پہنچا جا سکتا ہے۔ سکھ مذہب میں بھی گرونانک دیو جی نے دنیاوی لذتوں اور فریب سے بچنے کی تعلیم دی، اور فرمایا کہ انسان کو اللہ کی رضا کی تلاش میں لگنا چاہیے، نہ کہ دنیا کی چمک دمک میں۔

***مساوات اور طبقاتی فرق کا خاتمہ:**

ناتھ جوگیوں نے سماجی فرقوں اور ذات پات کے امتیازات کو نظر انداز کیا تھا۔ سکھ مذہب نے بھی طبقاتی فرقوں کو مٹانے اور تمام انسانوں کو برابر سمجھنے کی تعلیم دی۔ گرونانک دیو جی نے اپنے پیغام میں یہ واضح کیا کہ اللہ کے نزدیک انسان کی اصل قیمت اس کی ذات یا طبقہ نہیں، بلکہ اس کے اعمال اور روحانی حالت پر منحصر ہے۔

نتیجہ:

ناتھ جوگیوں کا سکھ مذہب پر گہرا اثر تھا۔ ان کی روحانیت، مرشد اور مرید کے تعلق کی اہمیت، اور دنیوی لذتوں سے بے رغبتی کی تعلیمات نے سکھ مذہب کے آغاز میں اہم کردار ادا کیا۔ گرونانک دیو جی نے ان تصوفانہ خیالات کو سکھوں کی تعلیمات میں شامل کیا، لیکن سکھ مذہب نے ان تصورات کو اپنے عقائد، عبادات، اور روحانیت میں ایک نیا رنگ دیا اور اس میں اپنے مخصوص اصول اور طریقوں کو اپنایا۔